KAIJOR2002U

KANZULIMAN

Academic International Journal on Razawiyāt

Multilingual · Annual · Peer-Reviewed · Scholarly Online

Homepage: http://research.kanzuliman.org/
Volume: First
Issue: First (Urdu)

Frequency: 1 Volume per Year
Year: 2020
Email: kaijor.kanzuliman@gmail.com

تاج الشریعہ بحیثیت فقیہ: حقائق کی روشنی میں

فردین احمد خان رضوی

کنزالایمان اسلامک لائبریری، بریلی شریف

خلاصہ ABSTRACT

امام احمد رضا خان قدس سرہ جس طرح اپنے علم و فن میں اپنی مثال آپ تھے جس طرح آپ ایک ماہر عالم دین، عظیم فلسفی، ماہر محقق، بہترین سائنسدان، عظیم نعت گو شاعر اور ماہر عقلیہ و نقلیہ ہونے کے ساتھ ساتھ ایک عظیم فقیہ بھی تھے اور اسی ہمہ جہت علم و فضل کا عملی تسلسل اور اسکی انقلاب آفرین تجدید نو مولانا اختر رضا خان رحمتہ اللہ علیہ کی ذات بابرکت ہے جن میں ان تمام خوبیوں کا مرکب لاجواب اسی حرارت کے ساتھ موجود ہے آپکی مہارت فن حدیث کا عالم یہ تھا کہ ایک محدث اعظم کی حیثیت سے آپ پر وقت کے علماء راسخین کو کلی اعتماد تھا آپکو اہم مسائل میں مرجع سمجھا جاتا تھا اور مرجع بھی ایسا کہ وقت کے اکابران پیچیدہ مسائل میں آپ سے ہی رجوع کرنے کو لازم سمجھتے تھے جیسا کے شاہ تراب الحق صاحب کے ایک بیان سے واضح ہے آپ فرماتے ہیں کہ ہر دور میں عالم اسلام کی ایک مرکزی شخصیت بحثیت مفتی اعظم کے طور پر ہوتی ہے اور اس دور میں وہ شخصیت مولانا اختر رضا خان صاحب بریلوی کی ہے بیک وقت سب اسی بارگاہ میں رجوع کرتے ہیں بحیثیت فقیہ ہر پیچیدہ مثلہ چاہے وہ مسلہ ڈیجیٹل کرنسی کا ہو، کاپی رائٹ کا، ٹی وی ویڈیو کا، ٹائی کا، رویت ہلال کا، چلتی ٹرین میں نماز کا سارے جدید و قدیم مسائل کا مستند حل ایک عظیم فقیہ کی حیثیت پیش کیا ہے یہ مقالہ اس امر کے تحقق میں لکھا گیا ہے کہ پندرہویں صدی ہجری کے مشہور فقیہ حضرتِ تاج الشریعۃ مفتی اختر رضا خان ازہری علیہ الرحمۃ کی خدمات بحیثیت فقیہ ناقابل فراموش ہیں۔ کوشش یہ کی گئی ہے کہ صرف مستند مراجع و مصادر اور خالص حقائق کی روشنی میں تحقیقی اسلوب میں مطلوبہ نتائج کو برآمد کیا جا سکے۔ اس میں ان کی زندگی کا مختصر تعارف، ان کی فقہی خدمات اور ان کے فتاویٰ کا غیر جانبداری سے جائزہ یہ تمام باتیں شامل ہیں۔

ARTICLE INFO

Article history:

Received: 03 Sep 2020

Accepted: 02 Nov 2020

Revised: 01 Nov 2020

الفاظ مستعملہ:

فقہ

علم حدیث

اعلیٰ حضرت

Peer review under KANZULIMAN FOUNDATION

KAIJOR

تمہید:

دینِ اسلام میں علومِ فقہ کا نہایت ہی بلند مقام ہے۔ کتاب وسنت کی روشنی میں اس علم کو خیرِ کثیر سے تعبیر کیا گیا ہے۔[1] زبانِ نبوی سے یہ حسین مژدہ بھی ہم تک پہنچا کہ جس کے ساتھ رب العالمین بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے اسے دین کا فقیہ بنا دیتا ہے۔[2] لغات کا رخ کریں تو لفظ فقہ کی تعریف کچھ یوں ہے کہ کسی چیز کے فہم و ادراک کو حاصل کرنا اور اصطلاح شرعی میں دیکھیں تو فقہ اس علم کو کہتے ہیں جو احکام کے استنباط سے تعلق رکھتا ہے اور دین کے اولین ماخوذات قرآن وحدیث سے احکامات کو واضح کرنے کا نام ہے[3] ان اصولوں پر غور کریں تو پتا چلتا ہے کہ فقیہ وہ شخص ہے جو کتاب وسنت سے احکام کا استنباط کر سکے۔ ظاہر ہے کہ اس کے لیے علومِ دینیہ میں یدِ طولیٰ اور فنونِ شرع میں مہارت ہونا لازمی ہے۔ اور اس بات سے بھی مجالِ انکار نہیں کہ عوام کسی حال بھی علما سے مستغنی نہیں ہو سکتی، عوام تو عوام سلاطین بھی مسائل کے معاملے میں علما وفقہا کے محتاج ہیں۔ مشہور تابعی حضرت ابو مسلم الخولانی رضی اللہ عنہ نے کیا خوب فرمایا ہے کہ علما لوگوں میں ستاروں کی مانند ہیں جب وہ چمکتے ہیں لوگ ان سے ہدایت پاتے ہیں اور جب وہ چھپ جاتے ہیں تو لوگ حیران و پریشان ہو جاتے ہیں۔[4] مذہبِ اسلام نے جہاں لوگوں کو ان کے مالکِ حقیقی سے اپنے رشتے کو مضبوط کرنے کے لیے عبادات کا ایک حسین ووسیع پیغام دیا ہے وہیں ان کی زندگی کی زلفِ پریشاں کو سنوارنے کے لیے معاشیات، معاملات، وغیرہ مختلف شعبہ جاتِ زیست میں ہر قدم پر ان کی رہنمائی کا سامان فراہم کیا ہے۔ اسی افادۂ عام کے سلسلے کی ایک کڑی ہے دار القضاء کا قیام، جہاں پر حاضر ہو کر ایک مسلمان چاہے وہ کسی بھی معاشرتی طبقے سے تعلق رکھتا ہو، بآسانی عدل وانصاف حاصل کر سکتا ہے اور اپنے معاملات میں دینی رہنمائی لے سکتا ہے۔ اس کی مثال ہمیں زمانۂ خلافت میں ملتی ہے جہاں حضرتِ عمر رضی اللہ عنہ کے وقت میں قاضی شُریح ابن حارث رضی اللہ عنہ کو قاضی مقرر کیا گیا اور یہ سلسلہ طویل عرصے تک جاری رہا،[5] یہاں تک کہ قاضی شُریح نے اپنی عدالت اور فقیہانہ نظر سے عالم انسانیت کو عدل و انصاف کی معیاری تصویر دکھائی اور اپنے فیصلوں میں وہ مساوات کا درس دیا کہ خلیفۂ وقت بھی آپ کی عدالت میں حاضر ہوئے۔ یہ کہا جائے تو غلط نہ ہو گا کہ آپ نے اپنی حیات وخدمات سے بنی نوع انسان کو وہ پاکیزہ سرچشمہ عطا فرمایا جس سے وہ اپنے منہ سے جانبداری اور بدعنوانی کی گرد وغبار کو صاف کر کے عدل وانصاف کے زیور سے آراستہ ہو سکے۔ وقت تیز رفتار سے بڑھتا گیا اور دینِ اسلام چہار دانگ عالم میں پھیل گیا، برِّ صغیر ہند و پاک پر بھی 1200 سال مسلم حکمرانوں نے حکومت کی۔[6] اس دوران اس خطے میں بے شمار علما، فضلا، صوفیا، شعرا ہوئے جنھوں نے اپنے علمی، ادبی، فقہی، ملی اور روحانی کارناموں سے انسانیت کی تاریخ کے روشن ابواب لکھے۔ اگر تمام کے اسما ذکر کیے جائیں تو دفتر کے دفتر درکار، مگر چند نمایاں ہستیاں ضرور ذکر کی جاتی ہیں، مثلاً سلطان الہند خواجہ غریب نواز رحمہ اللہ، مجدد الف ثانی رحمہ اللہ، شاہ عبد الحق محدث دہلوی رحمہ اللہ، استاد مطلق علامہ فضلِ حق خیرابادی وغیرہ۔ ان تمام ہستیوں نے فضل وکمال، علم وعرفان، جرأت وہمت، شجاعت وبہادری، جذبۂ ایثار والفت سے اسلامی تاریخ میں تابندہ نقوش چھوڑے۔ ۱۸۵۷ء میں آزادیٔ ہند کی اولین جدوجہد سے ہی ایک خانوادہ تمام عالم میں مسلمانوں کے مرکز قیادت اور ایک فقہی مرجع کی حیثیت سے متعارف ہوا جسے ہم آج خانوادۂ رضویہ کے نام سے جانتے ہیں۔ جس کے مورث اعلیٰ مولانا رضا علی خاں رحمہ اللہ نے جنگِ آزادی میں حصہ لے کر میدانِ جہاد میں مسلمانوں کی قیادت کی اور ان کے بعد ان کے صاحبزادے مولانا نقی علی خان رحمہ اللہ نے فقہ وفتاویٰ کی دنیا میں اسلام کے ماننے والوں کی رہنمائی فرمائی۔[7]

سن 1272ھ میں مولانا نقی علی خان رحمۃ اللہ علیہ کے فرزند حضرت امام احمد رضا خان پیدا ہوئے جنھوں نے تمام عالم اسلام

 © Kanzuliman Foundation 2020. All Rights Reserved

میں مقبولیت حاصل کی اور اپنے تجدیدی کارناموں سے امت مسلمہ کو شریعت مطہرہ کی راہ دکھائی، اعلیٰ حضرت کا لقب انہیں علمائے ہند سے ملا اور مجدد کے لقب سے انہیں سب سے پہلے علمائے حرمین شریفین نے پکارا۔ 50 سے زائد علوم و فنون پر مہارت حاصل کی اور 1000 سے متجاوز کتب کا ذخیرہ تنِ تنہا تصنیف فرمایا، تقریبًا 6000 فتاویٰ پر مشتمل آپ کا مجموعۂ فتاویٰ "العطا النبویۃ فی الفتاوی الرضویۃ" کے نام سے ہر کتب خانے، لائبریری، دار المطالعۃ کی زینت ہے اور اتنا ہی نہیں اپنے پیچھے کثیر شاگردوں کی ایسی جماعت چھوڑی چھوڑی جس نے اسلام کے لیے اپنی زندگیوں کو وقف کر کے دین کی عظیم خدمت سرانجام دی ۔[8]

انہی امام احمد رضا خان فاضلِ بریلوی علیہ الرحمۃ و الرضوان کی آل میں صاحبِ تذکرہ یعنی قاضی القضاۃ فی الہند حضرتِ تاج الشریعۃ علامہ مفتی محمد اختر رضا خان ازہری ابن مفسر اعظم مولانا ابراہیم رضا خان ابن حجۃ الاسلام مولانا حامد رضا خان ابن امام احمد رضا خان رحمہم اللہ أجمعین پیدا ہوئے۔ جن کی علمی، فقہی خدمات پر یہ مقالہ روشنی ڈالنے کی کوشش کرے گا۔

مختصر تعارف:

تاج الشریعۃ مفتی اختر رضا خان ازہری علیہ الرحمۃ 14 ذی القعدۃ 1361ھ یعنی 23 نومبر 1942ء کو اپنے آبائی شہر بریلی میں پیدا ہوئے ۔[9] ابتدائی تعلیم اپنے والد گرامی سے حاصل کی جس کے بعد والد نے دار العلوم منظرِ اسلام میں داخلہ کروا دیا۔ وہاں سے عربی، فارسی اور دینی تعلیم حاصل کی۔ 1952ء میں ایف، آر اسلامیہ انٹر کالج میں داخلہ لیا اور انگریزی ہندی زبانوں میں مہارت پائی۔[10] 1963ء میں مصر کے جامعۃ الازہر میں کلیۃ اصول الدین (ایم اے) میں داخلہ لیا اور اول درجے سے کامیاب ہوئے یہاں تک کہ الازہر یونیورسٹی نے آپ کو ایوارڈ سے بھی نوازا۔[11] 1966ء میں مصر سے واپس آئے اور 67ء میں دار العلوم منظرِ اسلام میں بحیثیتِ مدرس شامل ہوئے۔ اگلے سال ہی صدر المدرسین کے عہدے پر فائز ہوئے اور اپنی تدریسی خدمات سے ایک عالم کو منور کیا۔[12]

فتاویٰ نویسی کی ابتدا

۱) پہلا فتویٰ:

حضرت علامہ اختر رضا خان ازہری علیہ الرحمۃ نے سن 1966ء میں اپنا پہلا فتویٰ لکھا جو کہ طلاق، نکاح اور میراث کے متعلق تھا۔ سب سے پہلے اس فتوے کو مولانا افضل حسین مونگیری علیہ الرحمۃ کو دکھایا انہوں نے اسے نانا جان مولانا مصطفیٰ رضا خان بریلوی (مفتی اعظم ہند) علیہ الرحمۃ کو دکھانے کو کہا، جب ان کی بارگاہ میں پیش کیا تو بہت خوش ہوئے، دعاؤں سے نوازا، حوصلہ افزائی کی اور ساتھ ہی یہ بھی ہدایت فرمائی کہ دار الِافتاء میں آکر مزید فتویٰ نویسی کیا کریں اور انہیں دکھایا کریں ۔[13]

۲) مرکزی دار الِافتاء کا قیام

نانا جان مولانا مصطفیٰ رضا خان علیہ الرحمۃ کے دنیا سے پردہ فرمانے کے بعد فتاویٰ سے منسلک تمام خدمات کی ذمہ داری علامہ اختر رضا علیہ الرحمۃ پر تھی۔ 1981ء میں نانا جان کی وفات کے بعد گھر ہی سے فتاویٰ لکھنے شروع کیے، 82ء میں مرکزی دار الِافتاء کی بنیاد ڈالی اور باقاعدہ روز دار الِافتاء آتے اور فتاویٰ نویسی فرماتے ۔[14] کسی بھی شخصیت کے کسی فن میں مقام کو جاننے کے لیے یہ بات ناگزیر ہے کہ اس فن کے ماہرین میں اس کی حیثیت کا جائزہ لیا جائے۔ اسی کی کئی مثالیں ہمیں علامہ موصوف کی زندگی میں ملتی ہیں مثلاً،

۱۹۹۵ء فقہی سیمینار کی صدارت

جب حکومتِ ہند نے شناختی کارڈ کو ہر شعبہ میں لازم کر دیا اور اس میں فوٹو کا لگانا بھی ضروری قرار دیا، علما کے مابین یہ مسئلہ اٹھا کہ

 © Kanzuliman Foundation 2020. All Rights Reserved

آیا یہ کام ضرورت کی بنا پر کرنا جائز ہے یا نہیں ؟ مجلسِ شرعی مبارک پور نے ایک فقہی سیمینار کا انعقاد کیا جس میں ملک کے اکابرین علما و دانشور شامل تھے، فقیہ ملت علامہ جلال الدین احمد امجدی، مفتی شریف الحق امجدی، علامہ ارشد القادری، علامہ مظفر حسین رضوی کے نام سرِ فہرست ہیں۔ اس سیمینار کی کرسیٔ صدارت حضرت تاج الشریعۃ مفتی اختر رضا خان ازہری علیہ الرحمۃ کو دی گئی اور آپ کو اس کا صدر منتخب کیا گیا۔[15] یہ بات اپنے آپ میں علامہ موصوف کی فقہی مہارت کی بولتی تصویر ہے۔ اور یہ بھی کہ ایسے اکابرین کی موجودگی میں صدر ہونا ایک بے مثال فقیہِ اسلام ہونے کی بین دلیل ہے ۔

شرعی کاؤنسل آف انڈیا کا قیام:

نو پید امسائل کا حل نکالنے اور لوگوں میں صحیح فقہی احکام کی ترویج و اشاعت کے لیے اس بات کی از حد ضرورت تھی کہ ایک پلیٹ فارم بنایا جائے جہاں علما جمع ہو کر ان مسائل پر گفتگو کر سکیں اور وہاں سے آفیشل نوٹس کی شکل میں شرعی احکامات جاری کئے جا سکیں۔ اسی ضرورت کے مدنظر حضرتِ تاج الشریعۃ علیہ الرحمۃ نے 2003ء میں شرعی کاؤنسل آف انڈیا کی بنیاد ڈالی جہاں سے اب تک 16 سے زائد سیمینار منعقد ہو چکے ہیں اور بٹ کوین جیسے جدید مسئلے پر گفتگو کی گئی۔ [16]

جدید مسائل میں موقف:

اگر شیخ تاج الشریعۃ علیہ الرحمۃ کی کتب، فتاویٰ اور بیانات کا بنظرِ عمیق جائزہ لیا جائے تو معلوم چلتا ہے کہ وہ اپنے ہر معاملے میں اسلاف کے طریقے کو اختیار کرنا پسند کرتے تھے۔ وہ کسی طریقے کے ریفارمزم کے قائل نہیں تھے۔ چند مثالیں پیش کی جاتی ہیں ۔

۱) فوٹو، ویڈیو کا مسئلہ

جب علما کے بیچ یہ مسئلہ موضوع بحث بنا کہ آخر موبائل، ٹی وی، وغیرہ پر آنے والی ڈیجیٹل تصویریں اصل میں تصویر ہیں یا نہیں تو علما موقف کے اعتبار سے دو گروہوں میں تقسیم ہوئے، بعض نے عدم جواز کا قول کیا اور بعض جواز کے قائلین تھے ۔ جب اس حوالے سے حضرتِ تاج الشریعۃ علیہ الرحمۃ کی نظر سے جواز کے فتوے گزرے تو آپ نے ان کی سخت گرفت کی اور بہت ہی باریک بینی سے سوالات و اعتراضات وارد کئے ۔ نہ صرف یہ کہ آپ نے اس کے عدم جواز کا فتویٰ دیا بلکہ اس پر کثیر الدۂ شرعیہ بھی فراہم کئے ۔[17]

۲) ٹائی کا مسئلہ

ٹائی جو کہ مغرب میں ایک جنٹلمین کی علامت سمجھی جاتی ہے اور اِس وقت میں ہر مذہب کے ماننے والوں کی ایک اچھی خاصی تعداد اسے استعمال کرتی ہے۔ جب اس کے متعلق آپ سے سوال کیا گیا تو آپ نے ایک حیرت انگیز سازش کی طرف اشارہ کیا کہ ٹائی در اصل صلیب کی نشانی ہے اور اسی غرض سے اسے تمام عالم میں پھیلایا گیا اور خود نصاریٰ نے اسے اپنا مذہبی شعار ظاہر نہ کیا تاکہ لوگ اسے دل و جاں سے اپنالیں۔ غور طلب ہے کہ یہ باتیں حضرت تاج الشریعۃ علیہ الرحمۃ نے نہ صرف اسلامی کتب بلکہ مغربی لغات سے بھی ثابت فرمائی۔[18]

۳) لیزر ہیئر ٹرانسپلانٹ

یہ ایک سرجیکل طریقہ ہے جس سے سر کے گنجے پن کا علاج کیا جاتا ہے۔ ظاہر ہے کہ مسئلہ بالکل نیا تھا اور اس کا وجود ہم سے پہلے کے ادوار میں نہیں ملتا۔ حضرتِ تاج الشریعۃ علیہ الرحمۃ نے اپنی فقیہانہ بصیرت سے کام لیتے ہوئے اسے جائز قرار دیا بشرط یہ کہ اس کے سائڈ ایفیکٹ اور آفٹر ایفیکٹ نہ ہوں ۔[19]

 © Kanzuliman Foundation 2020. All Rights Reserved

مسائل کی تصحیح

جہاں حضرت تاج الشریعۃ علیہ الرحمۃ نے نو پیدا مسائل میں اپنی فقہی بصیرت سے ان کا حل فراہم کیا وہیں چند ایسے مسائل جس میں لوگوں کو شبہات تھے ان کا ازالہ فرمایا:

۱) وحدۃ الوجود کا مسئلہ

موجودہ وقت میں اس مسئلے کے حوالے سے صحیح اور غلط دونوں ہی نظریات کی تشہیر کی جا رہی ہے ایک طرف لوگ اسے مشرکانہ بتا کر عوام کو اس سے متنفر کر رہے ہیں اور ایک طرف لوگ اسی کو دین کی اساس قرار دے رہے ہیں، ایسے میں ضروری یہ تھا کہ اعتدال کی راہ چلی جائے اور اس کے صحیح خد و خال کو اجاگر کیا جائے۔ حضرتِ تاج الشریعۃ علیہ الرحمۃ سے جب اس کے متعلق سوال کیا گیا تو آپ نے نہ صرف یہ کہ اس کا صحیح معنی و مفہوم بیان کیا بلکہ اس پر لوگوں کے اٹھائے گئے اوہام و الزامات کا بھی رد فرمایا[20]

۲) ابراھیم علیہ السلام کے والد

اس مسئلے میں کئی خواص تک تلبیس کا شکار ہیں، کہ حضرتِ ابراہیم علیہ السلام کے والد آزر تھے، لیکن حضرتِ تاج الشریعۃ علیہ الرحمۃ نے اس مسئلے کو مدلل و مفصل طریقے سے ادلۂ شرعیہ سے مزین اور تعلیمات اکابرین کی روشنی میں صاف اور شفاف بیان فرمایا کہ در اصل حضرتِ ابراہیم علیہ السلام کے والد تارح تھے نہ کہ آزر[21]

فتاویٰ تاج الشریعۃ پر ایک نظر:

کسی بھی فقیہ کے تبحر علمی کا ثبوت اس کے فتاویٰ ہوتے ہیں، اگر حضرتِ تاج الشریعۃ علیہ الرحمۃ کے مجموعۂ فتاویٰ جواب منظرِ عام پر چار جلدوں کی شکل میں موجود ہے بنام "المواہب الرضویۃ فی الفتاوی الأزھریۃ" کا باریک بینی سے جائزہ لیا جائے تو یہ بات اجالے میں آتی ہے کہ صاحب فتاویٰ ایک بلند پایہ محقق اور فقہی کتب سے بخوبی آشنا تھے۔ جگہ جگہ ان کے فتوے عربی عبارتوں، فقہی اصطلاحات، ادلۂ شرعیہ سے مملو نظر آتے ہیں۔ جناب مفتی مطیع الرحمن نظامی کی تحقیق کے مطابق پہلی دو جلدوں میں تقریبًا 1200 سے زائد مسائل کا حل موجود ہے[22] اب جب کہ دو جلدوں کا اضافہ ہو چکا ہے تو یہ بات بعید نہیں کہ یہ تعداد 3000 سے متجاوز ہو گئی ہو۔ پہلی دونوں جلدیں کتاب العقائد پر مشتمل ہیں۔ اور باقی دونوں جلدیں کتاب الصلاۃ پر مبنی ہیں۔ شروعاتی دو جلدوں کے ابواب کچھ یوں ہیں:

۱. ذات وصفات باری تعالیٰ
۲. نبوت ورسالت
۳. کلام اللہ تعالیٰ
۴. صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین
۵. اولیائے کرام رحمہم اللہ تعالیٰ
۶. علمائے کرام حفظہم اللہ تعالیٰ
۷. تقلید
۸. بیعت وارشاد
۹. معاد وحشر
۱۰. جنت
۱۱. جن وملائک
۱۲. ایمان وکفر
۱۳. فرق باطلہ
۱۴. الفاظ کفر
۱۵. مسائل شتیٰ

بقیہ دونوں جلدوں میں کتاب الطہارۃ اور کتاب الصلاۃ شامل ہیں[23]

تحقیق سے پتا چلتا ہے کہ تمام جلدوں کو ملا کر 544، 552، 540، 624 یعنی 2198 صفحات بنتے ہیں، اور ابھی تمام فتاویٰ یک جا بھی نہیں ہوئے ہیں۔ اس بات سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ حضرتِ

 © Kanzuliman Foundation 2020. All Rights Reserved

تاج الشریعۃ علیہ الرحمۃ نے کس قدر فتاویٰ کے ذریعے مسلم امت کی رہنمائی اور مذہب اسلام کی خدمت کی ہے۔

نتیجۂ کلام

مذکورہ بالا حقائق و معارف کی روشنی میں اس بات کا یقینی تحقق ہوتا ہے کہ حضرتِ تاج الشریعۃ علیہ الرحمۃ بحیثیتِ فقیہ ایک بلند ترین مقام رکھتے تھے اور آپ کی فقہی خدمات عالم اسلام کے لئے ناقابلِ فراموش ہیں۔ اسی کے ساتھ اس امر کی بھی ضرورت ہے کہ آپ کی حیات و خدمات پر خالصتا حقائق کی روشنی میں مزید تحقیق ہو اور دنیا کو آپ کی اسلامی خدمات سے متعارف کرایا جائے اور ساتھ ہی رضویات کے اندر ایک نیا باب بنام ازھریات رقم کرنے کے لئے تحقیقی وسائل ہموار کئے جائیں۔

مصادر و مراجع

1. قرآن (2:269)
2. صحیح البخاري باب: من یرد اللہ بہ خیرا یفقھہ في الدین
3. القاموس المحیط تحت الفِقْہُ، مؤسسۃ الرسالۃ، بیروت، لبنان
4. ابو نعیم، حلیۃ الأولیاء وطبقات الأصفیاء[138/5]
5. ابو نعیم، حلیۃ الأولیاء وطبقات الأصفیاء، من الطبقۃ الأولی من التابعین، شریح بن الحارث الکندي،
6. ذکاء اللہ، مولوی، تاریخ ہندوستان، ، مطبع انسٹی ٹیوٹ، علی گڑھ،
7. عبد المجتبی رضوی، مولانا، تذکرہ مشائخ قادریہ برکاتیہ رضویہ، قادری کتاب گھر، ص392
8. نفس مصدر ص400
9. محمد یونس رضا، مولانا، سوانح تاج الشریعۃ، جامعہ رضویہ کنز الایمان شرور، پونہ، ص17
10. شہاب الدین، مولانا، حیات تاج الشریعۃ، اسلامک ریسرچ سینٹر، بریلی، ص25
11. نفس مصدر 26تا28
12. نفس مصدر ص31
13. نفس مصدر ص33
14. نفس مصدر ص35۔36
15. کمال الدین مصباحی، مفتی، تاج الشریعۃ کی فقہی بصیرت، مصباحی اکیڈمی، مبارک پور، ص16
16. فیصلہ جات شرعی کاؤنسل ص22
17. اختر رضا خان، مفتی، ٹی وی ویڈیو کا آپریشن، اسلامک ریسرچ سینٹر، بریلی
18. اختر رضا خان، مفتی، ٹائی کا مسئلہ، ادارہ معارف نعمانیہ، لاہور
19. شمس الحق، مولانا، انوارِ تاج الشریعۃ، مجلس فکر رضا، لدھیانہ ص12
20. اختر رضا خان، مفتی، فتاویٰ تاج الشریعۃ، جامعۃ الرضا، بریلی، ج1 ص90تا91
21. اختر رضا خان، مفتی، تحقیق أن أبا سیدنا إبراھیم علیہ السلام تارح لا آزر، آن لائن نسخہ،
22. مطیع الرحمن نظامی، مفتی، تاج الشریعۃ اور فتاویٰ تاج الشریعۃ، تاج الشریعۃ فاؤنڈیشن، کراچی، پاکستان، ص9
23. اختر رضا خان، مفتی، فتاویٰ تاج الشریعۃ، جامعۃ الرضا، بریلی، ج1 ص12۔13

 © Kanzuliman Foundation 2020. All Rights Reserved